ہر دلعزیز شخصیت

محترم غوری صاحب کو میں دس سال سے جانتا ہوں۔ وہ جب بھی ''المورد'' میں آتے تو ان کے چہرے پر ایک خوب صورت مسکراہٹ ہوتی۔ غوری صاحب کی اور میری جب بھی ملاقات ہوتی اور میں ان کو سلام کرتا تو وہ سلام کے جواب میں مجھ سے کہتے: Hello, Mr Tariq کیا حال ہے تمھارا؟ جو ان کے منہ سے بہت اچھا لگتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں ان کو ''المورد'' کی لائبریری میں خاص طور پر سلام کرنے جاتا اور یہ الفاظ ان کے منہ سے سن کر میں خوشی محسوس کرتا۔

جب بھی اسٹاف کے لوگ آپس میں کوئی دعوت کرتے تو غوری صاحب کا نام سرفہرست ہوتا تھا۔ وہ پارٹی دفتر کے اندر ہو یا باہر، غوری صاحب اس میں لازمی شرکت فرماتے تھے اور جب کبھی بھول چوک میں غوری صاحب کو نہ شامل کیا جاتا تو وہ وقتی طور پر ناراض ہو جاتے اور دوران گفتگو مان بھی جاتے۔

ان میں ایک خاص بات تھی کہ وہ ہر عمر کے لوگوں کے ساتھ اپنے آپ کو adjust کر لیتے تھے، یعنی بچوں کے ساتھ بچے، بڑوں کے ساتھ بڑے اور نوجوانوں کے ساتھ نوجوان بن جاتے تھے۔ میرے خیال میں یہی بڑی وجہ ہے کہ وہ ہر دل عزیز تھے۔

دو سال پہلے وہ اپنے بیٹے سے ملنے انگلینڈ گئے جہاں وہ تقریباً ایک ماہ رہے۔ جب وہ ''المورد'' آئے تو سب کو گلے ملے اور کہا کہ میں آپ سب کے بغیر بڑا اداس ہو گیا تھا۔ انگلینڈ سے وہ ایک جیکٹ لائے جو انھوں نے پہنی ہوئی تھی۔ میں نے کہا سر آپ نے جیکٹ بڑی اچھی پہنی ہے تو انھوں نے کہا: یہ میں انگلینڈ سے لایا ہوں، جس پر میں نے کہا: سر، جب آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہو گی تو آپ یہ مجھے گفٹ کر دیجیے گا، جس پر انھوں نے مسکرا کر کہا:

لے لئیں، لے لئیں۔

جب کبھی اسٹاف کے لوگوں کو قرض کی ضرورت پڑتی تو وہ غوری صاحب سے ضرور رجوع کرتے تھے۔ اسی طرح مجھے بھی اپنے گھر کی تعمیر کے سلسلے میں قرض کی ضرورت پڑ گئی۔ ان کے پاس مطلوبہ رقم اس وقت نہ تھی جو مجھ کو چاہیے تھی، لیکن انھوں نے مجھے انکار تو نہ کیا، بلکہ کہا کہ تم چار دن بعد پتا کرنا۔ ٹھیک چار دن بعد مجھے مطلوبہ رقم مل گئی۔

غوری صاحب اکثر لائبریری میں اشرف صاحب کے پاس بیٹھے اپنی کتب پر کام کیا کرتے تھے۔ میں جب بھی لائبریری میں بیٹھا کام کر رہا ہوتا تو نماز کے وقت وہ مجھے کہا کرتے تھے: چلو تم بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھو، تو میں مسکرا کر کہتا: سر جی، میں باجماعت نہیں پڑھتا، بعد میں پڑھوں گا۔ ہمارے ایک ساتھی نے سن لیا اور کہا: سر جی، اس کو نماز آتی ہے جس پر وہ بڑا خوش ہوئے۔

غوری صاحب اپنی کتاب ''بائبل میں نام محمدؐ'' کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن تیار کر رہے تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا تو انھوں نے وہ dummy نکالی جو انھوں نے ریسرچ کی تھی۔ بائبل کی آیات جو انھوں نے ''غزل الغزلات'' بائبل کی کتاب سے لی تھیں، پڑھیں اور کہا کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیح کے بارے میں نہیں، بلکہ حضرت محمدؐ کے بارے میں ہے، اور کہا: جب یہ کتاب پرنٹ ہو کر آئے گی تو میں تمھیں پڑھنے کے لیے گفٹ کروں گا اور جب اسے پڑھو گے تو یہ ضرور تم پر گہرا اثر کرے گی اور اسے پڑھنا ضرور اور اسے پڑھنے کے بعد تم اسلام قبول کر لو گے اور ہم سب تمھارے پیچھے نماز باجماعت ادا کریں گے۔ میں نے کہا: سر، ضرور دیجیے گا۔

خدا تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

—— طارق نذیر

(رکن اسٹاف، المورد)